رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند ... قیمت ششماہی بیرون ہند ...

جلد ۲۳ | ۲۲ جمادی الاوّل ۱۳۵۴ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۲ اگست ۱۹۳۵ء | نمبر ۴۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ اگست۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ کے بخار میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے تخفیف ہے۔ کل درجہ حرارت زیادہ سے زیادہ ۳ء۹۹ رہا اور آج ۹۹۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد نذیر صاحب قریشی و گیانی واحد حسین صاحب کو تحصیل کھاریاں بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے مولوی غلام احمد صاحب مجاہد کو لاہور جو مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ سے چارج لیں گے۔

نظارت تعلیم و تربیت کے زیر غور یہ تجویز ہے۔ کہ تین ماہ کے لئے اردو اور انگریزی شارٹ ہینڈ کلاس کھولی جائے۔

مولوی عطا محمد صاحب کلرک نظارت دعوۃ و تبلیغ دفتر بہشتی مقبرہ میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ ان کی جگہ قاضی رشید احمد صاحب ارشد مقرر ہوئے ہیں اور قاضی صاحب کی جگہ سید منظور علی صاحب لگائے گئے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زندگی کی رُوح صرف جماعت احمدیہ میں پائی جاتی ہے

فرمایا:" اس وقت سب گدیاں ایک مُردہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور زندگی صرف اسی سلسلہ میں ہے۔ جو خُدا نے میرے ہاتھ پر قائم کیا ہے۔ اب کیسا نادان ہوگا وُہ شخص جو زندوں کو چھوڑ کر مُردوں میں زندگی طلب کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ایسا ہی چاہا تھا۔ کہ ایک زمانہ فیج اعوج کا ہو۔ اور اس کے بعد ہدایت کا بہت بڑا زمانہ آئے۔ چنانچہ ہدایت کے دُو ہی بڑے زمانے ہیں۔ جو در اصل ایک ہی ہیں۔ مگر ان کے درمیان ایک وقفہ ہے اس لئے دو سمجھے جاتے ہیں۔ ایک وُہ زمانہ جو پیغمبر خُدا صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا۔ اور دُوسرا مسیح موعُود کا زمانہ اور مسیح موعُود کے زمانہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا زمانہ قرار دیا گیا ہے۔ اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسی دُوسرے کی بیعت کب جائز ہو سکتی۔ اور قائم رہ سکتی ہے یہ اس شخص کا زمانہ ہے جس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا اب اس کی بیعت کے سوا سب بیعتیں ٹوٹ گئیں گی"

(الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا بنام بٹ عمر تخمیناً چودہ پندرہ سال رنگ گورا۔ قد میانہ بدن مضبوط ایک دوسرے لڑکے بنام ارجن سنگھ کے ہمراہ کہیں چلا گیا ہے۔ میرے لڑکے کے پاس ۵۰ کے قریب روپے بھی ہیں۔ جو دوست اس کے متعلق اطلاع دیں گے۔ یا اسے پہونچا دینگے انہیں دس روپے بطور انعام دیا جائے گا خاکسار رحیم بخش احمدی چوب فروش چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔

ضروری تصحیح

الفضل ۲۹ء صفحہ ۲ پر برخوردار سید ضمیر احمد پر ایک مقدمہ کے متعلق درخواست دعا میں غلطی سے لفظ "نا اتفاق" کی جگہ "نا انصافی" درج ہو گیا ہے۔ احباب اس کی تصحیح کرلیں۔ اور عزیز کی بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید احمد وکیل اٹرام پور

جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سندھ کو ضروری اطلاع

مصلحت وقت کو ملحوظ رکھتے ہوئے آجکل تحریک جدید سے جو اشتہار شائع ہو رہے ہیں۔ ان کی اہمیت اتنی کافی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے بعد کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ حضور کے ارشاد کے ماتحت جماعت احمدیہ حیدر آباد سندھ نے ان تبلیغی اشتہارات کو سندھی زبان میں ترجمہ کرکے شائع کرنے کا انتظام کر لیا ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جن جماعتوں یا احباب کو جتنی تعداد کی ضرورت ہو۔ مطلع کریں۔ اس میں کوئی نفع ملحوظ نہ ہوگا بلکہ اصل لاگت پر بھیجے جائیں گے۔ خاص حالات میں اس سے بھی رعایت ہو سکتی ہے۔ عبد القادر احسان دفتر اخبار البشریٰ سلسلی حیدر آباد سندھ

ایک سند یافتہ کمپونڈر

خاکسار ایک سند یافتہ کمپونڈر ہے۔ اگر کوئی صاحب ازراہ نوازش میرے لئے سرکاری یا غیر سرکاری ملازمت کا انتظام فرمائیں۔ تو عین بندہ پروری ہوگی خاکسار محمد عالم خان احمدی ڈسپنسر معرفت امیر جماعت احمدیہ میانوالی

پتہ مطلوب ہے

میرے دوست جناب میر عزیز الدین صاحب (ساکن گجرات) ۲/۱۵ پنجابی رجمنٹ میں ۱۹۲۶ء میں عراق میں تھے۔ میں ان کا موجودہ پتہ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ برادر موصوف اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں۔ خاکسار سراج الدین ڈرافسمین دفتر چیف انجینئر بغداد چھاؤنی۔ عراق ؛

درخواست ہائے دعا

(۱) میری صحت عرصہ سے خراب چلی آتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام محمد خان احمدی باری پورہ کشمیر (۲) نذیر الدین صاحب زمیندار سکنہ پیپل گاؤں ضلع الہ آباد عرصہ گیارہ سال سے وجع المفاصل سخت تکلیف میں ہیں۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کے لئے دردمندانہ دعا فرمائی جائے ناظر بیت المال قادیان (۳) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں کے طفیل عاجز ریلوے میونسپل سکول کا ہیڈ ماسٹر مقرر ہوا ہے محکمہ کا ایک ذمہ دار افسر سخت مخالف ہے اور مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے مخالفوں کی شرارتوں سے محفوظ رکھے۔ نیز دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ خاکسار کو اولاد نرینہ عطا کرے۔ عبد الغفور خان کراچی (۴) چودھری محمد شفیع خان صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر سانپلہ ضلع رہتک اپنے بچہ محمد عادل خاں کی صحت کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ناظر بیت المال (۵) میری بیوی کی صحت بہت خراب ہے۔ کئی عوارض لاحق ہیں۔ احباب سے دعائے صحت کے لئے عاجزانہ درخواست ہے۔ خاکسار رحمت اللہ شاکر (۶) میرے بھائی عبد الرحمن صاحب کی دختر عزیزہ محمودہ بیگم بخار سے سخت بیمار ہے۔ احباب کی خدمت میں اس کی صحت کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمد شفیع نوشہرہ چھاؤنی۔ (۷) مولوی قدرت اللہ صاحب تابعہ پرانے مخلص احمدی ہیں۔ ان کے لڑکے پر ایک معمولی سی غلطی کی بناء پر مقدمہ دائر ہے۔ جس کی وجہ سے موصوف متفکر ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کے لڑکے کی بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ ناظر بیت المال (۸) میری والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ نیز بابو فتح محمد صاحب پوسٹل کلرک بعض مشکلات میں ہیں۔ ان کے لئے بھی احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار دین محمد گوجرانوالہ (۹) میرے چھوٹے بھائی عزیزم فضل کریم نے ۲۲ اگست کو ریلوے سیلیکشن میں سٹیشن ماسٹروں کی اسامی کے لئے پیش ہونا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار محمود احمد ناصر کنڈیاں (۱۰) میرے بھائی محمد خان زمان نے حصول ملازمت کے لئے محکمہ ریلوے میں درخواست دی ہوئی ہے۔ اس سے پہلے کئی کوششیں ناکام ہو چکی ہیں۔ احباب کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار دوست محمد خان

احمدیوں کو کس قدر تکالیف پہونچائی گئیں

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ پنجاب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ ابتدائے سلسلہ سے لے کر آج تک احمدیوں کو جہاں جہاں پنجاب میں تکالیف دی گئی ہیں۔ خواہ وہ تکالیف غیر احمدیوں سے پہونچی ہوں۔ یا دیگر مذاہب کے لوگوں سے ان کی تفصیلات بہت جلد درکار ہیں۔ مہربانی فرما کر اعلان ہذا کو پڑھ کر بہت جلد مفصل رپورٹ دفتر ہذا میں روانہ فرمائیں۔ ایسی رپورٹیں جہاں جہاں سکرٹریان جماعت موجود ہیں۔ ان کی وساطت سے یکجا طور پر اکٹھی پہنچائی جاسکتی ہیں۔ مگر جہاں کوئی جماعت نہ ہو۔ وہاں سے افراد براہ راست بھیج کر ممنون فرمائیں ؛ ناظر امور عامہ قادیان

امداد مصیبت زدگان زلزلہ کوئٹہ

میزان سابقہ	۴۳۲۴۸-۱-۹
جماعت بسراواں معرفت فضل احمد صاحب	۲-۰-۰
جماعت ماچھی واڑہ معرفت حکیم محمد عبد اللہ صاحب	۱-۰-۰
جماعت چھور معرفت سید ناظر حسین صاحب	۰-۸-۰
مخدوم امیر احمد صاحب چونیاں	۱-۰-۰
سید احمد صاحب وکیل رام پور	۰-۴-۰
سید ہادی حسین صاحب کھرڑ انبالہ	۲-۰-۰
جماعت احمدیہ شکار	۱-۱۲-۰
محمد حسین صاحب جگراؤں	۰-۲-۰
غلام رسول صاحب خانیوال	۰-۴-۰
غلام صمدانی صاحب برہمن بڑیہ	۳-۸-۰
جماعت احمدیہ دہلی	۱-۰-۰
عبد العظیم صاحب ہانگ کانگ	۷-۰-۰
عبد القادر صاحب بجووال	۵-۴-۰
جماعت پونہ معرفت ولی اللہ صاحب	۱۰-۰-۰
نظیر الدین صاحب پیپل ٹاؤن	۲-۰-۰
میزان کل	۴۳۲۸۳-۱۳-۹

ناظر بیت المال قادیان

چندہ کشمیر ریلیف فنڈ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد چندہ کشمیر ریلیف فنڈ کے بارہ میں احباب کو یاد ہوگا۔ کہ یہ چندہ اسوقت بند کیا جاسکتا ہے۔ جب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے کام کے ختم ہو جانے کا اعلان ہو۔ بعض جماعتوں نے چندہ کشمیر میں عملی رنگ میں عدم توجہ دکھائی ہے۔ ممکن ہے۔ ان کا خیال ہو۔ کہ اس چندہ کی ضرورت نہیں رہی اس اعلان کے ذریعہ احباب کو اطلاع پہنچائی ہے۔ کہ چندہ کشمیر باقاعدہ جاری ہے۔ اور کام بھی ہو رہا ہے۔ اس لئے جماعتوں کو چندہ کشمیر حسب معمول بھیجنا چاہیئے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے چندہ کشمیر اسوقت تک بند نہیں کیا جاسکتا جب تک حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اعلان نہ ہو۔ خطوط کے ذریعہ بھی جماعتوں کو متوجہ کیا جا رہا ہے۔ میاں احمد الدین صاحب زرگر اس چندہ کے لئے باقاعدہ کوشش کر رہے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

احمدیوں پر احراریوں کے مظالم اور پولیس کا رویہ

آج کل احراری یہ سمجھ کر کہ حکام ان کی صریح حمایت کر رہے ہیں۔ اور ان کی ہر ایک شرارت سے چشم پوشی کی جا رہی ہے مختلف مقامات پر احمدیوں کو سخت دکھ۔ اور تکالیف پہونچا رہے ہیں۔ اور انہیں ہر قسم کے ظلم وستم کا نشانہ بنائے ہوئے ہیں احراریوں کی یہ دیدہ دلیری۔ اور ستم شعاری یہاں تک بڑھ گئی ہے۔ کہ وہ اپنی صریح شرارتوں اور پولیس کی امداد کا کھلم کھلا اپنے اخبار میں اعلان کر رہے ہیں۔ چنانچہ "مجاہد" (۱۶ر اگست) میں "مرزائی مبلغ کی مرمت" کے عنوان سے لکھا ہے:۔

"باغبانپورہ میں اب مرزائی جماعت روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ چنانچہ ڈیوڑھی خیرے شاہ میں مرزائیوں کا ایک مبلغ رہتا ہے۔ جو مسلم نوجوانوں کو علانیہ کہتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری ہوگئی ہے۔ اخبار اب مرزا صاحب کے خلاف ہرگز نہیں لکھیں گے اگر لکھیں گے۔ تو احرار کے خلاف۔ چنانچہ ایک دن اس نے مسلمانوں کے کنوئیں سے پانی کا گھڑا بھرا۔ اور اٹھا کر چل دیا۔ چند نوجوانوں نے پتھر مار کر گھڑا پھوڑ دیا۔ معاملہ پولیس تک پہونچ گیا۔ مگر خیر رہی"

اس واقعہ کی اصلیت کیا ہے اور حقیقت میں احمدی مبلغ پر کس قدر ظلم۔ اور تشدد کیا گیا۔ اسے جانے دیجئے۔ جس قدر احرار کے اخبار "مجاہد" نے ظاہر کیا ہے۔ اسی پر غور فرمائیے۔ "باغبانپورہ میں اب مرزائی جماعت روز بروز بڑھ رہی ہے" یہ وہ جرم ہے جس کی وجہ سے بالفاظ "مجاہد" باغبانپورہ میں احرار نے ایک "مرزائی مبلغ کی مرمت" کی۔ اور اس کے یہ کہنے پر کہ "مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری ہوگئی ہے"۔ "چند نوجوانوں نے پتھر مار کر گھڑا پھوڑ دیا" ظاہر ہے۔ کہ چند نوجوانوں کے پتھر مارنے سے صرف گھڑا نہیں پھوٹ سکتا۔ بلکہ گھڑے والے کا مضروب ہونا بھی لازمی امر ہے۔ مگر گھڑا پھوڑنا بھی تو جرم ہے۔ جس کا احرار کو خود اقرار ہے۔ اور اس سے یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ ضروریات زندگی میں سے پانی ایسی ضروری چیز سے بھی احمدیوں کو بجبر روکا جا رہا ہے۔ اور کھلم کھلا اس کا اعلان کیا جاتا ہے۔ پھر یہ معاملہ پولیس تک پہونچتا ہے۔ مگر ایسے صریح واقعہ کے متعلق جس کا مجرموں کو خود اقرار ہے۔ یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ پولیس کوئی کارروائی نہیں کرتی۔ اور مجرموں کی طرف سے اعلان کر دیا جاتا ہے۔ کہ "خیر رہی"

بے شک ان کے نقطۂ نگاہ سے خیر رہی لیکن جہاں ان کے اس ظالمانہ رویہ سے ان کے اخلاق۔ اور ان کی شرافت پر موت طاری ہوگئی۔ وہاں پولیس کی فرض شناسی بھی قابلِ ماتم قرار پاگئی۔ اور ایک بار اور واضح ہوگیا۔ کہ حکومت نے احراریوں کی حمایت میں جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ اس کا ظہور ہر جگہ ہو رہا ہے۔ اور احمدیوں کو صریح مظالم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ احرار نے ان کے لئے دوکانوں سے سودا خریدنا بند کر رکھا ہے۔ پیشہ ور لوگوں کو ان کا کام کرنے سے روک رکھا ہے پانی تک لینے میں مزاحم ہو رہے ہیں اور ساتھ ہی سخت بدزبانی بھی کرتے ہیں زد و کوب سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ یہ سب کچھ ان کی ذمہ وار حکومت کے حکام دیکھ رہے ہیں پولیس دیکھ رہی ہے۔ مگر کوئی توجہ نہیں کی جاتی ان حالات میں خدا تعالیٰ ہی مظلومین کی دادرسی کریگا۔ اور زود یا بدیر انہیں کیفر کردار کو پہنچائے گا ؏

احراریوں کا رویہ مسٹر گابا کی نظر میں

شیخ خالد لطیف گابا نے ولایت سے واپسی پر مسجد شہید گنج کے متعلق جو بیان اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ اس میں جہاں جان دینے۔ اور زخمی ہونے والے مسلمانوں کی تعریف و توصیف کی ہے۔ وہاں یہ کہکر کہ "اگر اس قسم کے حالات کے ماتحت کسی گوردوارہ کا انہدام عمل میں آتا۔ تو ہر ایک سکھ اس کے تحفظ کے لئے اپنی جان قربان کرنے پر مستعد نظر آتا" اس طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ کہ احراریوں نے مسجد شہید گنج کے تحفظ سے علیحدگی اختیار کر کے اور ایجی ٹیشن کرنے والوں کا ساتھ نہ دے کر ظاہر کر دیا ہے۔ کہ ان کی نگاہ میں مسجد کی کوئی قدر و وقعت نہیں ہے۔ ورنہ وہ بھی اس موقعہ پر جان قربان کرنے پر مستعد نظر آتے اور اب ان کا یہ کہنا۔ کہ انہوں نے سکھوں کو کمزور سمجھ کر اس لئے خاموشی اختیار کی۔ کہ اپنی رواداری کا نمونہ پیش کریں۔ ایک لغو بہانہ ہے ؏

مسٹر گابا کا یہ اعلان قابلِ تعریف ہے۔ اور ان لوگوں کو بنظرِ غور اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ جو باوجود احراریوں کی غداری، ملت فروشی اور بزدلی کے واضح ہو جانے کے ان سے وابستہ ہیں ؏

مولوی ثناء اللہ صاحب "مکروہ جنگ" کی وجوہات بتائیں

مسجد شہید گنج کے متعلق احرار کے جمہور مسلمانوں سے کٹ کر حکومت کے دامن سے وابستہ ہو جانے۔ اور مسلمانوں کے زخمی دلوں پر نمک پاشی کرنے کی وجہ سے مسلمانانِ ہند میں جو ہنگامہ برپا ہے اور جسے احرار اپنی فتنہ انگیزیوں۔ اور حکومت کی صریح حمایت کے ذریعہ روز بروز بڑھا رہے ہیں۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار "اہلحدیث" (۱۶ر اگست) میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"اس مکروہ جنگ کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں۔ کہ اہلِ اسلام مجموعی حیثیت سے ذلیل اور شرمندہ ہیں۔ اور خود غرض اپنی اغراض پوری کرنے میں کوشاں ہیں۔ فلیبک علی الاسلام من کان باکیا" (رونے والے اسلام پر روئیں)

اس کے ساتھ ہی یہ بھی رقم فرمایا ہے۔ کہ:۔

"اس مکروہ جنگ کی وجوہات ہمیں معلوم ہیں۔ مگر ہم ان کو ظاہر نہیں کر سکتے تاکہ ہم بھی کسی پارٹی میں نہ سمجھے جائیں ؎
مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز
ورنہ در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست"

ایسے وقت میں جبکہ مسلمان سخت مصیبت میں مبتلا ہیں۔ لیڈر کہلانے والے یا تو خاموش ہیں۔ یا اپنے ذاتی اغراض کے لئے جنگ وجدل میں مصروف ہیں۔ اور حالت یہاں تک پہونچ چکی ہے۔ کہ بالفاظ مولوی صاحب موصوف مسلمان ذلیل اور شرمندہ ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کا اس مکروہ جنگ کی وجوہات کا علم رکھتے ہوئے ان کا اظہار نہ کرنا۔ اور اس لئے اظہار نہ کرنا کہ انہیں کسی پارٹی میں نہ سمجھا جائے نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔ مولوی صاحب کو غور فرمانا چاہیئے۔ کہ کسی پارٹی میں سمجھا جانا زیادہ نقصان رساں ہے۔ یا اہلحدیث کہلا کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس حدیث کی پرواہ نہ کرنا کہ الساکت عن الحق شیطان اخرس۔ مولوی صاحب کو اس حدیث کا پاس کرتے ہوئے ہمت اور جرأت سے کام لینا چاہیئے۔ اور ایسی حالت میں جبکہ مسلمان لیڈروں کی خود غرضیوں اور نفس پرستیوں کی وجہ سے تباہ ہو رہے ہیں۔ مردانہ وار موجودہ جنگ کی وجوہات پیش کر دینی چاہئیں۔ تاکہ جو لوگ ان میں معقولیت پائیں۔ وہ فائدہ اٹھائیں۔ اور خود مولوی صاحب اپنے فرض سے سبکدوش سمجھے جائیں ؏

رنج والم کا اظہار بدرگاہِ کردگار

از جناب حافظ سید مختار احمد صاحب مختار شاہجہانپوری

اے آہِ رسا غنچۂ مقصد کو ہوا دے
سینے سے نکل عرشِ الٰہی کو ہلا دے

اک صدمۂ جانکاہ سے ہوں مضطرب الحال
وہ صدمۂ جانکاہ جو دیوانہ بنا دے

سینہ ہے تپاں کانپ رہے ہیں جگر و دل
وہ کشمکشِ غیظ ہے جو ہوش اڑا دے

قابو میں نہیں جوشِ غضب سے دلِ بریاں
وہ جوشِ غضب سینے میں جو آگ لگا دے

ہوں ہوش میں لیکن مجھے کچھ ہوش نہیں ہے
وہ حال ہے جو دیکھنے والوں کو رلا دے

آنکھیں ہیں کھلی اور نظر کچھ نہیں آتا
گویا یہ زمین و فلک اوراق ہیں سادے

زندہ ہوں مگر زیست کی اب تاب نہیں ہے
روٹھے ہوئے ہیں مجھ سے مرے دل کے ارادے

اے خون! بہت کھول چکا بس اب ابل جا
سوزِ تپ اندوہ کی شدت کا پتا دے

اے دیدۂ خوں بار! وہ طوفاں بپا کر
جو نوح کے طوفان کو نظروں سے گرا دے

اے دل! تو لہو بن کے مری آنکھ سے بہ جا
اے جان! تو کس دن کیلئے ہے یہ بتا دے

حملہ ہو شریف احمدِ ذی جاہ پر افسوس
بے وجہ عدو ہم کو غمِ ہوش رُبا دے

دل دل ہی تو ہیں برق کی قاشیں تو نہیں ہیں
اتنا کوئی انصاف کے پتلوں کو بتا دے

کیوں خنجرِ غم سے نہ ہو ٹکڑے دلِ بیتاب
کیوں دیدۂ تر خون کا دریا نہ بہا دے

کچھ حد بھی ہے ضبطِ الم و درد کہاں تک
یہ درد تو وہ ہے جو تہِ خاک سُلا دے

اس درد سے تاریک ہے نظروں میں زمانہ
اس درد کی وہ جانتے والا ہی دوا دے

اے قادر و قدوس کہاں ہے تری نصرت
دل درد سے بیچین ہیں اک ہاتھ دکھا دے

اے غیرتِ حق وقت ہے فریاد رسی کا
اعدا کو ستمگاریٔ اعدا کی سزا دے

انسان تو بن بیٹھے ہیں بیگانۂ انصاف
اب تو ہی جوابِ ستم و جور و جفا دے

سب کثرت و قوت کے طرفدار ہیں یا رب
ہے تیرے سوا کون [illegible] دادِ ضعفا دے

تو بارشِ رحمت سے ہمیں کر دے شرابور
وہ آگ جو رہ رہ کے بھڑکتی ہے بجھا دے

رہ کے جو رہِ عشق سے دیوانہ رکیں ہم
یہ شوقِ رضا دے ہمیں یہ جوشِ فنا دے

عالم میں شرافت ہے اک انعامِ خداداد
یہ شے وہ نہیں جو کوئی بازار سے لا دے

دشوار ہے تبدیلیٔ اطوار ارا ذل
ہر چند کوئی درسِ طریقِ شرفا دے

اظہارِ رذالت پہ اتر آئے ہیں اشرار
تو شرم و حیا دے انہیں یا ان کو مٹا دے

مختار بڑی دیر سے کچھ مانگ رہا ہے
احباب خدا کے لئے کہدیں کہ خدا دے

احرار لیڈروں کا اثر و رسوخ ختم ہوچکا ہے

احرار غیر مسلموں کے ساتھ ملکر مسلمانوں کو گرانے کی کوشش کر رہے ہیں

مسلمانوں میں احراریوں کی ذلت و رسوائی اس حد کو پہنچ گئی ہے۔ کہ مشہور انگلو انڈین اخبار سٹیٹسمین کو بھی اس کے متعلق رائے زنی کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ چنانچہ اس نے لکھا ہے:۔

پنجاب کے مسلم عوام پر احراریوں کا اثر و رسوخ جاتا رہا ہے۔ اس کی غالباً دو وجوہات ہیں۔ شہید گنج ایجی ٹیشن کی طرف ان کا رویہ اور کانگرس کے ساتھ اتحاد۔ مجھے بتایا گیا۔ کہ کانگرس کے ساتھ اتحاد کرنے سے انہیں سخت نقصان پہنچا ہے۔ ایک احراری لیڈر نے ہندو اور سکھ اخبارات سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ فی الحال ان کی کوئی حمایت نہ کریں۔ کیونکہ اس طرح مسلم عوام پر سے ان کا اثر اٹھ رہا ہے۔ سکھ اخبارات نے گوردوارہ شہید گنج کے سلسلہ میں اور ہندو اخبارات نے قوم پرورانہ خیالات کی وجہ سے احرار لیڈروں کی تعریف کی تھی۔ احراری لیڈروں کا اثر و رسوخ ختم ہوچکا ہے۔ یہ اس بات سے ظاہر ہے کہ ان میں پھوٹ پڑ چکی ہے۔ اور وہ صوبہ کا دورہ کرکے اپنی پوزیشن کی وضاحت کر رہے ہیں۔ ان کا ملے جلے جذبات کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا۔ جسے خوشگوار نہیں کہا جا سکتا۔ احراریوں کی اپنی موجودہ کوششوں اور آئندہ انتخابات میں کامیابی صوبہ کی آئندہ سیاسیات میں اہم حصہ ادا کرے گی:۔

انتہا پسند احرار پارٹی کی کامیابی کی خواہاں ہیں۔ کیونکہ اگر کونسل میں باقاعدہ احرار پارٹی بن گئی۔ تو وہ "تم میری مدد کرو۔ میں تمہاری مدد کرتا ہوں" کی پالیسی پر عمل کر سکیں گی۔ اور زمیندارا گروپ جس کی آج کل کونسل میں چلتی ہے۔ اپنی موجودہ پوزیشن کو قائم نہیں رکھ سکے گا۔ دو ماہ ہوئے انتخابات میں احراریوں کی کامیابی کی پوری توقع تھی۔ لیکن اب حالات تبدیل ہوچکے ہیں۔ اور ان کی کامیابی کے متعلق بہت سے شکوک پیدا ہوگئے ہیں۔ ایک احرار لیڈر نے ایک بیان کے دوران میں کہا۔ کہ ہم پنجاب کونسل کے انتخابات میں زبردست مقابلہ کریں گے۔ اور غیر احرار ٹکٹ پر کسی کو کونسل میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔

احرار کے حامیوں کا خیال ہے۔ کہ مخالف شہید گنج ایجی ٹیشن کو احراریوں کو لوگوں کی نظروں میں گرانے کے لئے چلاتے رہے ہیں۔ گذشتہ جھگڑے کا اچھی طرح مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ یہ خیال غلط ہے۔ شہید گنج ایجی ٹیشن کے دوران میں ہر شخص یہی کہتا ہوا سنا جاتا تھا۔ احراری کیا کر رہے ہیں۔ وہ اس وقت تک چھپے رہے جب تک انہیں باہر آنے کے لئے مجبور نہ کیا گیا۔ اور جب وہ میدان میں آئے۔ تو ان کی سکیم سے پرجوش مسلمان مایوس ہوگئے۔ اس کے ساتھ اس خبر سے کہ احراری کانگرسیوں اور سکھوں سے دوستی رکھتے ہیں۔ مسلمانوں میں اور بھی ناراضگی پھیل گئی۔ ان تمام باتوں نے مسلمانوں کے دل میں یہ خیال پیدا کر دیا۔ کہ وہ مسلمانوں کو گرانے کی کوشش کر رہے ہیں:۔

لآلی

بجاتے ہیں جو ساحل پر ہی تالی
وہ گھر کو لوٹتے ہیں ہاتھ خالی
نہ ہو باور جسے سُن لے حسن سے
"یَغُوصُ الْبَحْرَ مَنْ طَلَبَ اللَّآلِی"

حسن رہتاسی

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ الوہیت مسیح کے عقیدہ کی شکست فاش

ایک دوست نے انگریزی میں چند ایسے اعتراضات جو مخالفین سلسلہ بالعموم کیا کرتے ہیں۔ اس غرض سے بھجوائے ہیں۔ کہ ان کے جوابات افادۂ عام کے لئے اخبار میں شائع کئے جائیں۔ اور اگرچہ ان اعتراضات کا جواب سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر میں بارہا دیا جا چکا ہے۔ مگر چونکہ اب انگریزی خوان طبقہ کی طرف سے ان اعتراضات کو دہرایا جا رہا ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ پھر تفصیلی جواب عرض کیا جائے:۔

(ایڈیٹر)

اعتراض

اعتراض کیا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعثت کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ قرار دیا ہے۔ کہ آپ الوہیت مسیح کے عقیدہ کو شکست فاش دے دیں گے۔ مگر یہ مقصد پورا نہیں ہوا۔ کیونکہ مسیحی مشنری ہر جگہ اپنے مال وزر کے بل بوتے پر لوگوں کو مسیحی بنا کر انہیں الوہیت مسیح منوا رہے ہیں۔ اس کے برعکس معترض کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک عیسائی کو بھی حلقہ بگوش اسلام نہیں کیا۔ بلکہ خود اپنی الوہیت کا لوگوں سے اقرار کرانا چاہا۔ اور اس ادعا کے ثبوت میں معترض نے مندرجہ ذیل حوالجات پیش کئے ہیں:۔

۱۔ "میں نے کشف میں دیکھا۔ کہ میں خدا ہوں۔ میں نے یقین کیا۔ کہ میں وہی ہوں" (کتاب البریہ صفحہ ۷۹)

۲۔ "رأیتنی فی المنام عین اللہ" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴)

۳۔ "قرآن شریف خدا تعالیٰ کی کتاب۔ اور میرے موتھ کی باتیں ہیں" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۴)

کسر صلیب کا ثبوت

محولہ بالا اعتراض کا پہلا جزو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دُنیا سے الوہیت مسیح مٹانے کے مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے۔ کوتہ اندیشی کا نتیجہ ہے۔ کون اس سے انکار کر سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حیات مسیح ناصری کے عقیدہ کا قرآن شریف، احادیث اور خود اناجیل کے رو سے نہایت مکمل اور ناقابل تردید عقلی دلائل کے ساتھ بطلان کر گئے۔ اور آپ کو خدا کا برگزیدہ نبی اور انسان ثابت کر کے قصر الوہیت مسیح کو پاش پاش نہیں کر دیا۔ اس کے مقابلہ میں مخالفین احمدیت کے اس عقیدہ نے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بجسد عنصری آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور وہاں سے اتر کر تمام دُنیا کے لوگوں کو مسلمان بنائیں گے عیسائیت کو بے پناہ تقویت دی۔ اور اس عقیدۂ باطلہ نے جس کی رُو سے حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف کئی الٰہی طاقتیں منسوب کر دی گئی تھیں اسلام کو لا انتہا نقصان پہونچایا ہے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل اعلےٰ طبقہ کے مسلمان بلکہ ان کے عالم اور حافظ قرآن بھی مسیحی دلائل کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر عیسائیت کے حلقہ بگوش بن رہے تھے۔ لیکن اب کوئی ایسا انسان عیسائیوں کے پھندے میں نہیں پھنستا

پس سلیم الفطرت انسان ان دونوں باتوں کا موازنہ کر کے اس امر کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ وفات مسیح علیہ السلام کے مسئلہ نے جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نصوص صریحہ قرآنیہ سے ثابت کر دیا صلیب کو توڑ دیا۔ اور الوہیت کے عقیدہ کی بنیاد کو پاش پاش کر دیا۔ اور ہر سمجھدار پر روز روشن کی طرح واضح ہو گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام خدا کے ایک برگزیدہ نبی تھے۔ نہ کہ خدا۔ اور صفات الوہیت سے متصف۔ اور بحیثیت انسان دوسرے انسانوں کی طرح ہی تھے۔ مسیحیوں کو اس مسئلہ میں غلامان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں جس قدر پسپائی ہوئی۔ اس کا خود انہیں اقرار ہے چنانچہ ہر ملک اور ہر شہر میں عیسائی مشنری احمدی مبلغین کے سامنے ہتھیار ڈال رہے ہیں۔ اس وقت تک ہزاروں عیسائی الوہیت مسیح کے عقیدہ کو ترک کر کے اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اور صداقت اسلام کے سامنے قصر الوہیت کی کوئی حقیقت نہیں رہی۔ چنانچہ یورپ۔ افریقہ۔ امریکہ۔ جاوا۔ سماٹرا فلسطین وغیرہ مقامات میں عیسائیت کے میدانوں میں احمدی مجاہدین اسلام کی کامیاب وکامران سرگرمیاں۔ اور ان کے ذریعہ ہزاروں عیسائیوں کا اسلام قبول کرنا اس بات کا ناقابل انکار ثبوت ہے۔ اب اگر الوہیت مسیح کو کوئی سہارا حاصل ہے۔ تو وُہی جس کا معترض نے خود ذکر کیا ہے۔ کہ مسیحی مشنری مال وزر کے ذریعہ لوگوں کو خرید رہے ہیں۔ ورنہ اپنے لئے نجات کا باعث سمجھ کر الوہیت مسیح کو قبول کرنے والے اب کہیں نظر نہیں آتے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ مسیحیت پر اسلام کی کامل فتح نہیں تو اور کیا ہے:۔

پس ثابت ہوا۔ کہ وُہ مقصد جسے لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے اور جو یہ تھا کہ اسلام کی باقی تمام ادیان عالم پر۔ اور خصوصاً عیسائیت پر فضیلت ثابت کریں۔ اسے اپنے دلائل حقہ اور نشانات الٰہیہ کے ذریعہ پورا کر دیا۔ ذرا غور تو فرمایئے عیسائیت کا جو بھی نمائندہ اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کی صداقت ثابت کرنے کے لئے آپ کے مقابلہ میں آیا۔ وُہ کس طرح خائب وخاسر رہا۔ ڈوئی اور پگٹ اور عبداللہ آتھم کا کیا انجام ہوا۔ اور ان کے انجام کو دیکھ کر باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے بار بار چیلنج دینے کے کیا عیسائیت کے کسی نمائندہ کو الوہیت مسیح کا ثبوت پیش کرنے کی جُرأت ہوئی۔ قطعاً نہیں۔ پھر یہ کسر صلیب کا ثبوت نہیں۔ تو اور کیا ہے:۔

اسلام کی شاندار فتح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کی عیسائیت پر اس عظیم الشان فتح کا جو آپ کے ذریعہ ہوئی حقیقۃ الوحی میں ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔ "اب کوئی پادری تو میرے سامنے لاؤ۔ جو یہ کہتا ہو۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی پیشگوئی نہیں کی۔ یاد رکھو۔ کہ وُہ زمانہ مجھ سے پہلے ہی گزر گیا۔ اب وُہ زمانہ آگیا جس میں خدا یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ کہ وُہ رسول محمد عربی جس کو گالیاں دی گئیں جس کے نام کی بے عزتی کی گئی جس کی تکذیب میں بدقسمت پادریوں نے کئی لاکھ کتابیں اس زمانہ میں لکھ کر شائع کر دیں۔ وُہی سچا۔ اور سچوں کا سردار ہے۔ اس کے قبول میں حد سے زیادہ انکار کیا گیا۔ مگر آخر اسی رسول کو تاج عزت پہنایا گیا۔ اس کے غلاموں۔ اور خادموں میں سے ایک میں ہوں۔ جس سے خدا مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے اور جس پر خدا کے غیبوں اور نشانوں کا دروازہ کھولا گیا ہے۔" (صفحہ ۲۷۲)

کیا الوہیت مسیح کے قائلین میں سے کسی نے سامنے آنے کی جرأت کی۔ یا اب کر سکتا ہے۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو غور فرمایئے۔ عیسائیت پر اسلام کی یہ فتح عظیم نہیں۔ تو کیا ہے:۔

دعوئ الوہیت کا غلط انتساب

اعتراض کا دوسرا جزو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی الوہیت لوگوں کے سامنے پیش کی۔ مگر اس سے بڑھ کر ظلم اور تعدی اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صریح اور بین تحریرات کے ہوتے ہوئے جن میں آپ نے بار بار اپنی عبودیت کا اظہار کیا اور اپنے آپ کو بحیثیت انسان بنی نوع انسان میں شمار کیا اور آپ کی تعلیم پر چلنے والے لاکھوں انسانوں کے طریق عمل کو دیکھتے ہوئے یہ افترا کیا جائے۔ کہ آپ نے الوہیت کا دعویٰ کیا۔ ایک جگہ نہیں بیسیوں جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ کی الوہیت کا اقرار کرنا اپنی جماعت کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ مگر افسوس کہ معترض دیدہ دانستہ سچائی پر پردہ ڈالتے اور اس انسان کے متعلق جس نے کفر و الحاد و دہریت کو کچل کر خدائے واحد کا چہرہ دنیا کو دکھایا جس نے لاکھوں انسانوں کو خدا تعالیٰ کا پرستار بنایا۔ یہ کہتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ کہ وُہ خود خدا ہونے کا مدعی تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو فرماتے ہیں "اے سننے والو سنو۔ کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں۔ نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے۔ جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ وُہ اب بھی بولتا ہے جیسا کہ وُہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وُہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ اسی کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں۔ اور نہ کبھی ہو گی۔

وہ وہی واحد لاشریک ہے۔ جس کا کوئی بیٹا نہیں۔ اور جس کی کوئی بیوی نہیں اور وہ وہی بے مثل ہے۔ جس کا کوئی ثانی نہیں۔ اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں۔ اور جس کا کوئی ہمتا نہیں۔ جس کا کوئی ہم صفات نہیں۔ اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دُور ہونے کے اور دُور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کرسکتا ہے۔ مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے۔ اور نہ کوئی شکل اور وہ سب سے اوپر ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے۔ کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ عرش پر ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے۔ کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفاتِ کاملہ کا۔ اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا۔ اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا۔ اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبدأ ہے تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شے کا اور مالک ہے ہر ایک ملک کا۔ اور متصف ہے ہر ایک کمال سے اور منزّہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے۔ اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں“۔ (الوصیت ص ۱۲)

پھر کشتی نوح میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں۔ کہ وہ یقین کریں۔ کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے۔ جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا نہ کوئی اس کا بیٹا۔ وہ دکھ اٹھانے صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے۔ وہ ایسا ہے۔ کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے۔ اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دُور ہے۔ اور باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلیات الگ الگ ہیں۔ انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آئے۔ تو اس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے۔ اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے۔ اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے۔ مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے۔ بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمالِ تام رکھتا ہے۔ لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں۔ تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے۔ خدا تعالےٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے۔ جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے۔ یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔ اس پر ایمان لاؤ۔ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو۔ اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق وصفا دکھلاؤ۔ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی۔ مگر تم اس کو مقدم رکھو۔ تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ“۔ (ص ۱۰)

اسی طرح ”ایام الصلح“ میں اپنے عقائد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

”ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو کچھ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو شخص اس شریعتِ اسلام میں ایک ذرہ کم کرے۔ یا ایک ذرہ زیادہ کرے۔ یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے۔ وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور ان کی کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے۔ ان سب پر ایمان لائیں۔ اور صوم اور صلوٰة اور زکوٰة اور حج اور خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں“

تشابهت قلوبهم کا نظارہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی ایسی محکم تحریروں کی موجودگی میں آنکھیں بند کرکے یہ کہہ دینا۔ کہ آپ نے الوہیت کا دعوےٰ کیا۔ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ آریہ اور عیسائی قرآن مجید کی آیات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کلمات سے شرک کی تعلیم ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثلاً آیات ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ۔ اور ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیهم سے یہ استدلال کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نعوذ باللہ اپنے آپ کو خدا قرار دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام پر الوہیت کا الزام لگانے والے بھی ایسے ہی لوگ ہیں۔

کشف کی تشریح

معترض نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی جن تحریروں سے آپ کی طرف دعوےٰ الوہیت منسوب کیا ہے۔ ان میں سے ایک آپ کا وہ کشف ہے۔ جو کتاب البریہ میں آپ نے ارقام فرمایا۔ اور جس کے الفاظ یہ ہیں۔ ”میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں۔ اور میں نے یقین کیا۔ کہ میں وہی ہوں“۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اس کشف کا وہ مفہوم نہیں۔ جو مخالف بیان کرتے ہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے بالتصریح اپنے اس کشف سے محبت الٰہی کا ایک اعلےٰ مقام یعنی مقام فنا کا رتبہ مراد لیا ہے۔ چنانچہ آپ اسی کتاب کے ص ۷۵ میں اس کشف کا ذکر کرنے سے قبل تحریر فرماتے ہیں۔

”اس میں کیا شک ہے۔ کہ جب کوئی انسان سے محبت کرے یا خدا سے تو جب وہ محبت کمال کو پہنچتی ہے تو محب کو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی روح اور اس کے محبوب کی روح ایک ہوگئی ہے۔ اور فنا نظری کے مقام میں بسا اوقات وہ اپنے تئیں محبوب سے ایک ہی دیکھتا ہے۔“

عین اللہ کا مفہوم

پھر آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴ میں اس کشف کو بیان کرکے تحریر فرماتے ہیں اعنی بعین اللہ رجوع الظل الی اصلہ و غیبوبتہ فیہ کما یجری مثل هذہ الحالات فی بعض الاوقات علی المحبین۔ یعنی کشف میں اپنے آپ کو عین اللہ دیکھنے سے مراد اس حالت سے ہے۔ جو اللہ تعالےٰ سے محبت کرنے والوں پر بعض اوقات طاری ہوتی ہے یعنی یہ کہ وہ اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کی ہستی میں فنا کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ سایہ اپنے اصل کی طرف لوٹ کر اس میں گم ہو جاتا ہے“۔

پھر آپ نے اس کشف کے متعلق جاہل معترضین کے اعتراضات کو پیش نظر رکھتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔ ما نعنی بهذہ الواقعة کما یعنی فی کتب اصحاب وحدة الوجود وما نعنی بذالک ما هو مذهب الحلولیین بل هذہ الواقعة توافق حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعنی بذالک حدیث البخاری فی بیان مرتبة قرب النوافل لعباد اللہ الصالحین (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۶) یعنی میں اس کشف سے یہ مراد نہیں لیتا۔ کہ میں خود خدا ہوں۔ جیسے وحدة الوجودیوں کا عقیدہ ہے۔ اور نہ حلولیوں کی طرح یہ مراد لیتا ہوں۔ کہ خدا مجھ میں حلول کر آیا۔ بلکہ اس سے مراد وہی ہے۔ جو بخاری کی اس حدیث سے مراد ہے۔ جس میں نوافل کے ذریعہ صلحا کے مرتبہ کی ترقی کا بیان ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ میرا بندہ نوافل سے میرے قریب ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ میرا اتنا قرب حاصل کر لیتا ہے۔ کہ میں اس کے کان بن جاتا ہوں۔ جن سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں۔ جن سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں۔ جن سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں۔ جن سے وہ چلتا ہے“۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کشف میں اس مرتبہ کے حصول کا ذکر ہے۔ جس کی بشارت اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ امت محمدیہ کے کامل افراد کو دی علاوہ ازیں تعبیر کی کتابوں میں بھی لکھا ہے۔ من رای فی المنام انه صار سبحانه وتعالیٰ فسوف یهدی الی الصراط المستقیم (تعطیر الانام) یعنی جو شخص خواب میں یہ دیکھے۔ کہ وہ خدا ہو گیا۔ تو اس کی تعبیر یہ ہوگی۔ کہ خدا تعالیٰ اسے

مجلسِ احرار پر مسلمان اخبارات کی پھٹکار

مجلس احرار کی غداری اور ملت فروشی کے خلاف ہندوستان کے تمام مسلمان اخبارات نے خواہ وہ صوبہ سرحد سے شائع ہوتے ہیں۔ یا پنجاب سے۔ صوبہ متحدہ سے شائع ہوتے ہیں۔ یا سی۔ پی سے۔ صوبہ مدراس سے شائع ہوتے ہیں۔ یا بمبئی سے جس طرح متفقہ طور پر صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے قلوب کو احراری ٹولی نے کس قدر مجروح کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ احراری لیڈر حکومت کے سہارے اور عام لوگوں کے روپیہ سے کھیلتے ہوئے جو خدمتِ اسلام اور خدمتِ قوم کے بلند بانگ دعوے کرتے رہے ہے۔ اور اس طرح عوام ان کے پیچھے لگ گئے۔ وہ دعوے ایک معمولی سے واقعہ کے رونما ہونے پر کلیتہً ہیچ ثابت ہو گئے اور احرار کے متعلق از سر نو یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی۔ کہ وہ مسلمانوں کو لوٹنے اور ان کی جیبیں خالی کرانے کے لئے خواہ کتنے بڑے دعوے کریں۔ عمل کے میدان میں ان سے کسی بھلائی کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ یہ بات ہے۔ جس نے تمام ہندوستان کے مسلمانوں کو ان کے خلاف کھڑا کر دیا ہے۔ اور تمام اسلامی پریس مجلس احرار پر پھٹکار ڈال رہا ہے۔ احرار نہ اس قدر جھوٹے دعوے کرتے۔ نہ اس قدر مسلمانوں کو لوٹتے۔ اور اتنے ذلیل و رسوا ہوتے۔

(۱)

روزنامہ مسلم گزٹ مدراس ۱۳ راگست لکھتا ہے

"جب کہ عموماً مسلم ہندوستان اور پنجاب کے ہر گوشہ میں شہادت مسجد شہید گنج جیسے سانحہ عظیم سے اضطراب اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی اور ہر گھر شہداء اور مجروحین کی یاد میں ماتم کدہ بن گیا۔ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری روح روان مجلس احرار نے اپنے پُر معنی سکوت پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ مسجد شہید گنج والی پُر سکون ہل چل کے سلسلہ میں حکومت پنجاب نے جن مسلم زعماء مولانا ظفر علی خان۔ مولانا سید حبیب۔ میاں فیروز الدین احمد وغیرہم کو نظر بند کر دیا ہے اپنے تیر ہدف کا نشانہ بناتے ہوئے انہیں فرنگ کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ جو حق و صداقت سے کوسوں دور ہے اگر مذکور قائدین مسلم ہجوم کی سرکردگی نہ کرتے تو ہزاروں انسانی جانیں تلف ہونے کا احتمال تھا۔ مگر حکومت پنجاب نے عجلت سے کام لے کر انہیں نظر بند کر دیا۔ ان کے ساتھ ساتھ ان سرشارانِ بادۂ توحید جنہوں نے اپنے ذاتی اغراض کے لئے نہیں بلکہ تحفظ خانہ خدا کے لئے اپنی عزیز بیویوں کو بیوہ۔ اپنے پیارے پیارے ننھے بچوں کو یتیم اور اپنے محبت والے ماں باپ کو بے اولاد کرنے کی پروا نہ کر کے فی سبیل اللہ۔ اپنے سینوں کو گولیوں کی بوچھاڑ سے چھلنی بنا لیا۔ اور خدائے حی القیوم کی قربت حاصل کر لی۔ انہیں حرام موت مرنے والوں کے زمرہ میں شمار کر کے مسلمانوں کے زخمی دلوں پر مزید چرکے لگائے ہیں آپ اتنا جلد بھول گئے۔ کہ شاہی مسجد میں بعد نماز جمعہ جو جلسہ زیر اہتمام مجلس احرار منعقد ہوا۔ اس میں آپ نے ہزاروں مسلمانوں کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے مسجد شہید گنج کے انہدام پر حد درجہ غم و غصہ کا اظہار کیا تھا۔ اور سکھوں کو ان کے فعل قبیح پر لعنت ملامت کی تھی۔ اور کہا تھا کہ گنبد مسجد پر سکھوں کے آلات کی ہر ضرب آپ کے سینہ پر پڑ رہی ہے۔ اور آپ منہدم مسجد کی واگزاری کے لئے مجلس احرار کے ساتھ مستقبل قریب میں وہ آئینی جدوجہد کریں گے جو یادگارِ زمانہ رہے گی۔ مگر آپ کے قول و قرار فقط زبانی جمع خرچ بن کر رہ گئے ایفائے عہد کے بجائے آپ اور آپ کے ہمراہی۔ شہداء کی تذلیل کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔ سرفروشانِ اسلام کے طریق کار سے آپ کو کتنا ہی اختلاف رہے ان کی تضحیک و استہزاء آپ کے شایان شان نہ تھا۔ جبکہ علمائے اسلام نے ان کو شہداء کے نام سے ملقب کیا ہے۔ آپ کی جماعت کی اسلامی غیرت و قومی حمیت کا اس حقیقت سے پتہ چلتا ہے۔ کہ مجلس احرار کا نو مولود آرگن اخبار "مجاہد" کسی سکھ مطبع میں طبع ہو کر اشاعت پا رہا ہے۔ مسلمانان لاہور نے اس اخبار کا خیر مقدم اس عمدہ طریقہ سے کیا کہ بانٹنے والے سے پرچوں کا بلنڈا چھین کر اس کے پرخچے اڑا دئے۔ اگر آپ اپنی اور اپنی جماعت کی کھوئی ہوئی عظمت دوبارہ مسلمانان لاہور کے دلوں میں پیدا کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو چاہیئے کہ مجاہدین اسلام کے زمرہ میں شامل ہو کر کسی اور طریقہ کار سے سکھوں کو اپنے ذاتی روپوں سے از سر نو مسجد کی تعمیر پر مجبور کریں۔

(۲)

اخبار الاماں دہلی ۱۳ راگست رقمطراز ہے

"جوں جوں وقت گذر رہا ہے۔ یہ حقیقت واضح ہوتی جاتی ہے۔ کہ "سرکاری مولویوں" یعنی احراریوں نے مسجد شہید گنج ایجی ٹیشن میں مسلمانوں کی رائے عامہ سے کیوں بغاوت اختیار کی؟ اور اس وقت جب کہ مسلمانوں کے سینوں پر گولیاں چلائی گئیں۔ اور مسلم مجمع کو گھوڑے کی ٹاپوں سے روندا گیا۔ ان پر لٹھ بازی کی گئی۔ احرار اپنے "نہاں خانہ سرکاری" سے کیوں برآمد نہ ہوئے۔ اس سلسلہ میں "ملاپ" مورخہ ۹ راگست کی شائع شدہ ایک خبر خاص طور پر سرکاری مولویوں کی اسلام فروشی کا پردہ فاش کرتی ہے وہ لکھتا ہے۔

سکھ سیاسی حلقوں میں استفسار کرنے پر وثوق کے ساتھ یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ آئندہ کونسلوں کی وزارتوں کی تقسیم کا سمجھوتہ بہت عرصہ سے اکالی پارٹی اور نواب احمد یار خاں دولتانہ پارٹی اور مجلس احرار کا بھی سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ اب مجلس احرار اور اکالی پارٹی میں گفت و شنید ہو رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مجلس احرار دو وزارتوں پر اپنا قبضہ رکھنے پر زور دے رہی ہے۔

کیا اس کے بعد بھی اب کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی ہے کہ "احرار" نے "گمراہ مسلمانوں" کا محض بدیں وجہ ساتھ نہ دیا تھا کہ وہ مسجد شہید کرنے والے "راست رو" سکھوں کے ساتھ وزارتوں اور آئندہ انتخابات میں کونسلوں کی مسلم نشستوں پر قبضہ کرنے کے لئے خفیہ ساز باز کر چکے تھے۔ پس احرار کو مسلمانوں کے "حق نمائندگی" سنبھالنے سے قبل اب یہ غور کر لینا چاہیئے۔ کہ مسجد شہید گنج کی شہادت کے وقت گھروں میں چھپے رہنے کے بعد اب ان کے۔ (۱) مساجد میں مسلمانوں پر حملے کرانے (۲) توہین مساجد کرنے (۳) حامیان مسجد شہید گنج کو قادیانی کہہ کر انہیں زدوکوب کرانے وغیرہ کے شاندار اسلامی کارناموں کے علی الرغم (۱) کتنے مسلمان مجلس احرار کے ٹکٹ پر کونسلوں میں جانا پسند کریں گے۔ (۲) اگر کوئی بدبخت اس ٹکٹ پر کھڑا بھی ہو گیا تو کتنے مسلمان اسے ووٹ دیں گے (۳) اگر کچھ بھولے بھالے مسلمانوں نے دھوکہ کھا کر ووٹ دے بھی دئے۔ اور چند احراری کامیاب ہو بھی گئے تو کیا وہ یہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ سکھ انہیں یقیناً وزارتیں پیش کر دیں گے۔ اور دولتانہ پارٹی ان کے ساتھ اشتراک عمل کرے گی۔ ہرگز نہیں۔ بلاشبہ اس وقت احرار کی حالت یہ ہو گی

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

اور یہی سزا اسلام کے غداروں کی ہونی چاہیئے۔

(۳)

اخبار اصلاح سرحد پشاور ۱۶ راگست میں حسب ذیل اعلان شائع ہوا ہے۔

میں نے مجلس احرار کی رکنیت اس لئے اختیار کی تھی۔ کہ مجلس مذکور اسلامی حقوق اور ناموس رسولؐ کے تحفظ کے لئے قائم کی گئی ہے۔ مگر اس وقت مسجد شہید گنج لاہور کے قضیہ میں مجلس احرار کے بلا وجہ سکوت و جمود نے ثابت کر دیا کہ یہ بلند ہنگام دعوی محض ظاہری نمائش کیلئے تھا اور صحیح اسلامی درد اور قربانی کا جذبہ مجلس مذکور میں مفقود ہے۔ اس کے باوجود بھی مجلس احرار پشاور میں بدیں خیال شامل رہا کہ اس کے معزز اراکین انجمن تحفظ مساجد و اوقاف پشاور میں بہت سرگرمی سے حصہ لے رہے تھے۔ لیکن مجلس احرار پشاور میں شمولیت اور تجربہ نے مجھے دلی رنج سے اس امر کے اظہار پر

چک ۱۹۵ جنڈانوالہ ضلع لائلپور میں احمدیوں پر احراریوں کے مظالم

ہمارے گاؤں میں احرار تعداد میں تقریباً دو ہزار کے قریب ہیں۔ اور تین نمبردار بھی احرار پارٹی کے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں احمدیوں کی تعداد مرد و زن بچوں اور بوڑھوں سمیت ساٹھ کے قریب ہے۔ اس کے علاوہ دیگر اقوام کے لوگ بھی آباد ہیں۔ جلسۂ احرار لائلپور کے بعد احرار نے گاؤں میں ایک مجمع کر کے احمدی احباب چودہری عطاء الٰہی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔ چودہری عصمت محمد صاحب سیکرٹری اور چودہری رحمت علی صاحب کو بلایا۔ حاضر ہونے پر سید نور محمد دوکاندار نے کھڑے ہو کر احراری ملانوں کا فتوےٰ پڑھ کر سنایا جس میں لکھا تھا۔ مرزائی کافر ہیں۔ اور دائرۂ اسلام سے خارج۔ جو انہیں السلام علیکم کہیگا۔ وہ مسلمان نہیں رہے گا۔ جب احمدی احباب جواب دینے لگے۔ تو احرار نے کہا۔ ہم باتیں نہیں سنیں گے۔ ہم تو مولویوں کے فتوے پر عمل کرینگے۔ اور احمدیوں کو ہر طرح مبتلائے تکالیف کرینگے۔ تاکہ وہ احمدیت سے توبہ کریں۔ احمدی احباب نے کہا۔ ہم احمدیت کسی صورت میں ترک نہیں کر سکتے۔ تمہارے جی میں جو آتا ہے کر لو۔ تینوں احراری نمبردار بھی اس مجمع میں موجود تھے۔ تینوں احمدی اس مجمع سے واپس آ گئے۔ احراریوں نے گاؤں کے کمین لوگوں مثلاً نائی۔ دھوبی۔ کمہار۔ ترکھان وغیرہ کو بلا کر کہا۔ کہ تم میں سے جو مرزائیوں کا کوئی کام کریگا۔ اس پر پانچ روپیہ جرمانہ کیا جائے گا۔ اس طرح ان کو روک دیا گیا ہے۔ دوکانوں سے سودا لینا بند کر دیا ہے۔ خراس پر آٹا پیسنے سے منع کر دیا ہے۔ ارد گرد کے دیہات میں بھی لوگوں پر زور ڈالا جا رہا ہے۔ کہ احمدیوں کا کاروبار ہرگز نہ کیا جائے۔ اور نہ ان سے کوئی لین دین رکھا جائے۔ اب احمدی تمام کاروبار اپنے ہاتھ سے کر رہے اور لوہار و ترکھان کے اوزار لا کر خود اپنا کام چلا رہے ہیں۔ احمدی پوری طرح صبر اور استقلال سے کام لے رہے ہیں۔ اور مخالفین روز بروز شرارت میں بڑھ رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ دشمنوں کے شر سے بچائے۔ اور مزید استقامت بخشے۔ (نامہ نگار)

احراریوں کا مناظرہ سے فرار اور حصول زر میں ناکامی

موضع خواص پور ضلع امرتسر کی شریف پبلک نے ۱۸ اگست کو جماعت احمدیہ سے درخواست کی۔ کہ وہ ان کے مولویوں سے مناظرہ کریں۔ اگلے روز رات کے ۹ بجے اس گاؤں کے شرفا نے جامع مسجد میں مولوی ناظر حسین صاحب اور مولوی خلیل الرحمان ابن مولوی حبیب الرحمٰن صدر احرار کو مناظرہ کے لئے مدعو کیا۔ اور جماعت احمدیہ کے مبلغین کو بھی بلایا گیا۔ مگر جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا کا پورا منظر ظہور میں آیا۔ غیر احمدی مولویوں نے مناظرہ سے فرار اختیار کیا۔ اور اپنی تقاریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات پر نہایت گندے اعتراضات کئے۔ مگر وقت مانگنے پر جواب ملا۔ کہ وقت نہیں ملیگا۔ کیونکہ یہ ہمارا تبلیغی جلسہ ہے۔ اس پر احمدی مبلغوں نے کہا۔ کہ اعلان تو مناظرہ کا تھا۔ اب کیوں مناظرہ نہیں کرتے۔ مگر انہوں نے مناظرہ سے انکار کر دیا۔ اس کا شریف النفس پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اہل ہنود نے بھی غیر احمدی مولویوں کے اس رویہ کو بہت ناپسند کیا آخر پر لوگوں سے یہ کہکر کہ انجمن احرار نے قادیان میں ایک ہسپتال اور ایک کالج جاری کر رکھا ہے۔ جس کے لئے مسلمان چندہ دیں۔ اس کے متعلق میں نے پبلک کو بتایا۔ کہ یہ سب جھوٹ ہے۔ جو روپیہ حاصل کرنے کے لئے بولا جا رہا ہے۔ اس پر احراری بلا حصول زر اپنا سا منہ لیکر بیٹھ گئے۔ آخر لوگوں نے دھکے مار کر مسجد سے ان کو نکال دیا۔ اور کہا جاؤ۔ ہمارے گاؤں میں منافرت مت پھیلاؤ۔

(خاکسار حبیب اللہ خاں سیکرٹری انجمن احمدیہ خواص پور)

گورنمنٹ صوبہ سرحد توجہ کرے!

پچھلے دنوں گورنمنٹ صوبہ سرحد کی طرف سے مختلف جرائد میں یہ اعلان ہوا تھا جس میں گورنمنٹ سرحد نے حنفیوں اور جماعت احمدیہ کے سربرآوردہ اصحاب سے اپیل کی تھی۔ کہ وہ گورنمنٹ کو امن اور قانون کی حفاظت میں امداد دیں۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے اس کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ اور اس کی تعمیل میں اخبار الفضل میں ذمہ وار ہستیوں کی طرف سے جماعتہائے احمدیہ سرحد کو تلقین کی گئی۔ سو خدا کا شکر ہے۔ کہ اس اعلان سے قبل اور بعد جماعت احمدیہ کا ایسا شریفانہ رویہ رہا۔ جس میں نقض امن کا شائبہ بھی نہیں۔ لیکن برعکس اس کے احرار کا رویہ پہلے سے بھی بدتر ہو گیا۔ وہ عام جلسے کر کے ان میں جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام اور دیگر اکابرین و بزرگ ہستیوں کے متعلق سخت بدزبانی کرتے رہتے ہیں۔ ۹ اگست مردان میں ایک جلسہ کا اعلان بدیں الفاظ کیا گیا۔ کہ اس جلسہ میں شہداء مسجد شہید گنج کے حق میں دعائے خیر کی جائے گی۔ لیکن جلسے میں ایک طرف تو ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب کو کوسا گیا۔ اور دوسری طرف بانیٔ جماعت احمدیہ، خلیفہ وقت اور آپ کے متبعین پر یہ الزام لگا کر مسجد شہید گنج ان کی سازش سے گرائی گئی ہے۔ نہایت حیا سوز اور شرمناک دشنام دہی کی۔

جماعت احمدیہ مردان گورنمنٹ صوبہ سرحد سے پُر زور الفاظ میں درخواست کرتی ہے۔ کہ ان امن سوز کارروائیوں سے احرار کو روکے۔ تاکہ امن میں خلل واقع نہ ہو۔ (نامہ نگار)

قصور میں احرار کی ذلت و رسوائی

مسلمانانِ قصور کا جلسہ بابت مسجد شہید گنج ۹ اگست کو عیدگاہ میں ہوا۔ اور احرار کا جلسہ مسجد عباس علی میں۔ اس مسجد کی پانچ صفوں میں صرف ۷۵ آدمی تھے۔ کیونکہ ہر صف میں ۱۵ سے زیادہ نہیں آ سکتے۔ ان میں سے ۶۰-۶۵ کے قریب دوسرے مسلمان اور دس پندرہ احراری تھے۔ ان مسلمانوں نے احراریوں کو جلسہ کرنے سے روک دیا۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ یا تو وہ انجمن تحفظ مسجد شہید گنج کے نام پر جلسہ کریں۔ ورنہ مسجد سے نکل جائیں۔ احرار نے یہ بات منظور کر لی۔ پھر مسلمانوں نے مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس کرنے کا مطالبہ کیا۔

(۱) جو مقدمات دائر ہیں وہ واپس لئے جائیں۔ جو جیل میں ہیں۔ انہیں رہا کر دیا جائے۔

(۲) جو شہید ہوئے ہیں۔ ان کا خون بہا دیا جائے۔

۳۔ مسجد بنا کر مسلمانوں کو واپس دی جائے۔

احرار نے یہ مطالبات تسلیم کر لئے۔ اور ریزولیوشنز پاس ہو گئے۔ آخر میں احرار کے خلاف عدم اعتماد اور اظہارِ نفرت کا ریزولیوشن پیش کیا گیا۔ جسے احراریوں نے تسلیم نہ کیا۔ اور مسلمانوں نے پہلے تمام ریزولیوشنز منسوخ کر دیئے۔ اور جلسہ منتشر کر کے احراریوں کو مسجد سے نکال دیا۔

دوسرے دن غلط رپورٹ مجاہد میں شائع کرائی گئی۔ یہاں کے لوگوں نے اس کے تمام پرچے لے کر جلا دیئے۔

وہ مسجد جس میں جلسہ ہوا۔ اس میں احرار "فرزندانِ توحید" کا سمندر تو کیا نالی بھی ٹھاٹھیں نہیں مار سکتی۔ وہ مسجد ہی چھوٹی سی ہے۔ احراری یہاں بھی ویسے ہی ہیں۔ جیسے اور جگہ۔ بد قماش۔ جھوٹے اور مفسد۔

(نامہ نگار)

تحریک جدید میں مالی قربانی کرنیوالوں کی دوسری فہرست

۳۱ جولائی ۱۹۳۵ء تک جن جماعتوں کا چندہ تحریک جدید پورا ہو گیا ہے۔ ان کی اسماء وار فہرست حسبِ عادت سیدنا امیر المومنین حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور پیش کر کے دعا کی درخواست کی گئی ہے۔ ان احباب کرام کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔
(خاکسار۔ برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

چوہدری محمد علی صاحب پٹواری منڈیکے بیریاں
چوہدری محمد حسین صاحب 〃
مستری موج دین صاحب داعیوالہ سیداں
میاں اللہ دتا صاحب ولد وزیر 〃
میاں جلال الدین صاحب ولد میراں بخش صاحب داعیوالہ سیداں
سید حسین علی شاہ صاحب 〃
میاں غلام نبی صاحب نوشہرہ پسرور
ماسٹر عبد العزیز صاحب 〃
فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ میاں عبد العزیز صاحب نوشہرہ پسرور
بابو عبد الرحمٰن صاحب 〃
میاں پیر محمد صاحب 〃
غلام محی الدین صاحب 〃
ڈاکٹر خیر الدین صاحب عزیز پور ڈڈگری
میاں محمد ابراہیم صاحب 〃
چوہدری سلطان بخش صاحب 〃
چوہدری پیر محمد صاحب 〃
چوہدری نذیر احمد صاحب 〃
چوہدری سردار خان صاحب 〃
میاں سراج دین صاحب 〃
میاں عنایت اللہ صاحب بہلول پور
رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بہلول پور
شریفہ بیگم صاحبہ 〃
بابو عبد المجید صاحب دیجروال
میاں نور احمد صاحب 〃
صوبیدار ڈاکٹر محمد الدین صاحب بنوں
اہلیہ صاحبہ 〃 〃
بابو سردار محمد صاحب 〃
قدم خان صاحب 〃
میاں غلام حسین صاحب 〃
اہلیہ صاحبہ میاں غلام حسین صاحب 〃
سید ظہور الحسن صاحب مالاکنڈ

شیخ عبد الحمید صاحب مالاکنڈ
خواجہ عبد اللہ صاحب 〃
بابو عبد الغفور صاحب ایبٹ آباد
قاضی عبد الخالق صاحب 〃
بابو احمد اللہ خان صاحب 〃
مولوی عبد السبوح صاحب 〃
مولوی عبد الخالق صاحب 〃
بابو سردار احمد خان صاحب 〃
خان بہادر دلاور خان صاحب 〃
لفٹیننٹ ڈاکٹر غلام احمد خان صاحب لنڈی کوتل
کپتان ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب لنڈی کوتل
مرزا یوسف علی صاحب 〃
مرزا رجب علی صاحب 〃
بابو غلام علی صاحب 〃
مولوی مسیح الدین صاحب 〃
چوہدری محمد طفیل صاحب ڈیریانوالہ
حکیم شیخ محمد صاحب 〃
منشی عبد الغنی صاحب ماڑی بچیاں
چوہدری فضل الدین صاحب شاہ پور
منشی خیر الدین صاحب سانیاں
شیخ محمد شریف صاحب 〃
مسماۃ فاطمہ صاحبہ ساکن بہادر حسین
میاں محمد عبد اللہ صاحب بھاگووال
میاں محمد حسین صاحب 〃
میاں یوسف صاحب 〃
میاں نواب الدین صاحب 〃
منشی عبد الغنی صاحب ادھلہ
میاں غلام حسین صاحب 〃
میاں مہنگا صاحب 〃
میاں شیر محمد صاحب 〃
میاں غلام محمد صاحب 〃
میاں غلام محی صاحب 〃
میاں کریم بخش صاحب 〃

چوہدری اللہ دتہ صاحب دھرمکوٹ بگہ
مفتی حاجی گلزار علی صاحب بٹالہ
شیخ محمد عبد الرشید صاحب 〃
شیخ فضل حق صاحب 〃
شیخ محمد اسمٰعیل صاحب 〃
شیخ محمد حسین صاحب 〃
میاں مہر الدین صاحب 〃
مفتی چراغ الدین صاحب 〃
شیخ عبد الرحیم صاحب 〃
میاں سعد محمد صاحب 〃
منشی عطا محمد صاحب 〃
ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب 〃
شیخ بشیر احمد صاحب 〃
بابو بشارت علی صاحب لائن سپرنٹنڈنٹ 〃
شیخ برکت علی صاحب کلانور
ماسٹر علی گوہر صاحب 〃
اہلیہ مرزا مبارک بیگ صاحب 〃
میاں برکت علی صاحب بجمہ
میاں محمد حسین صاحب بجمہ
حکیم محمد اسمٰعیل صاحب سیکھواں
میاں پیر محمد صاحب 〃
میاں نور محمد صاحب 〃
میاں فتح الدین صاحب 〃
ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب 〃
چوہدری غلام حسین صاحب موہلنکے
چوہدری سردار خان صاحب 〃
چوہدری محمد خان صاحب 〃
حکیم فضل حسین صاحب تولے کی
برادرم محمد عظیم صاحب 〃
میاں نبی بخش صاحب ترگڑی
میاں محمد جمال صاحب 〃
میاں اللہ دتا صاحب 〃
میاں عمر الدین صاحب 〃
میاں ظہور الدین صاحب 〃

میاں نور الدین صاحب ترگڑی
میاں حیدر خان صاحب 〃
میاں احمد الدین صاحب 〃
میاں اللہ لوک صاحب 〃
میاں امام الدین صاحب 〃
ملک نور الدین صاحب 〃
میاں احمد الدین صاحب 〃
میاں غلام حیدر صاحب سوک کلاں
میاں محمد رمضان صاحب ترگڑی
میاں محمد الدین صاحب 〃
چوہدری احمد خان صاحب کھیوہ والہ
میاں رکن الدین صاحب 〃
سید فاضل شاہ صاحب کہیڑ
سید احمد شاہ صاحب 〃
سید عبد الرحمٰن شاہ صاحب 〃
اہلیہ سید فاضل شاہ صاحب 〃
سید نذیر احمد شاہ صاحب 〃
سید مزمل شاہ صاحب 〃
میر محمد عبد اللہ صاحب سرائے عالمگیر
میاں دیوان علی صاحب 〃
میاں فتح الدین صاحب بھوئیاں
میاں ہاشم علی صاحب 〃
میاں میراں بخش صاحب شیخ پور گجرات
چوہدری نادر علی صاحب 〃
چوہدری محمد خان صاحب 〃
ملک بوٹا خان صاحب 〃
چوہدری بہادل خان صاحب 〃
سید نور حسین شاہ صاحب 〃
چوہدری محمد بخش صاحب 〃
منشی فیروز الدین صاحب ملکوال 〃
قاضی کامل الدین صاحب 〃
منشی برکت علی صاحب 〃
چوہدری رحمت خان صاحب 〃
مولوی غلام محمد صاحب 〃
حافظ فتح محمد صاحب گوئیکی
چوہدری فضل احمد صاحب تلونڈی چک ۱۰۱
چوہدری عمر الدین صاحب 〃
میاں عطاء الٰہی صاحب جنڈانوالہ چک ۱۹۵
میاں غلام مہدی صاحب 〃
میاں عطا محمد صاحب 〃
میاں مشتاق احمد صاحب 〃
میاں امام الدین صاحب 〃
سید عبد الحی صاحب چک ۲۸۱

سید عنایت حسین شاہ صاحب چک ۲۸۱
عصمت آراء بیگم صاحبہ اہلیہ سید حسن شاہ صاحب چک ۲۸۱
بابو محمد عالم صاحب سکالو وال
میاں محمد الدین صاحب 〃
میاں عبد القیوم صاحب 〃
میاں حکم اللہ صاحب سکالا گجراں
زوجہ عبد الرحمٰن صاحب 〃
میاں احمد الدین صاحب 〃
میاں محمد حنیف صاحب 〃
ملک ستار محمد صاحب دوالمیال
سردار کرم داد خان صاحب 〃
قاضی عبد الرحمٰن صاحب 〃
میاں فیروز محمد صاحب
سید عبد الشکور صاحب اکھنور
مستری فضل کریم صاحب 〃
مرزا عنایت اللہ صاحب 〃
مستری فضل کریم صاحب 〃
مستری محمد الدین صاحب 〃
مولوی عبد العزیز صاحب بی اے شورکوٹ
مولوی احمد حسین صاحب 〃
مولوی محمد زاہد صاحب 〃
حیات حسین صاحب چنیوٹ
میاں سعد اللہ صاحب 〃
میاں محمد شفیع صاحب 〃
میاں نوازش علی صاحب 〃
زبیدہ خانم اہلیہ چوہدری غلام محمد صاحب 〃
حاجی رحمت اللہ صاحب راہوں
چوہدری عبد المجید خان صاحب 〃
حکیم بقا محمد صاحب 〃
میاں غلام حیدر صاحب سوک کلاں
حاجی غلام احمد صاحب کریام
بہادر جنگ خان صاحب 〃
میاں عبد الغنی صاحب 〃
چوہدری نعمت خان صاحب 〃
میاں عطاء اللہ صاحب وکیل نواں شہر
ماسٹر علی بخش صاحب صریح دگوڑہ
میاں فتح الدین صاحب 〃
احمدی مستورات گوڑہ
گلزار بیگم صاحبہ بنت حکیم فتح الدین صاحب صریح گوڑہ
محبوب بیگم صاحبہ بنت حکیم فتح الدین صاحب صریح گوڑہ

(باقی آئندہ)

ضرورت رشتہ

مجھے ایک مخلص دوست کے لئے باکرہ یا بیوہ عورت کے رشتہ کی ضرورت ہے۔ جو کچھ لکھی پڑھی اور صورت و سیرت میں اچھی بااخلاق ہو۔ اور عمر بیس تا پچیس سال ہو۔ میرے دوست سول ہسپتال میں سینئر کمپونڈر پچاس روپیہ ماہانہ تنخواہ پاتے ہیں۔ اور انکی پرائیویٹ پریکٹس بھی قریبًا ۴۰-۵۰ روپیہ ہے۔ عمر ۳۵-۳۶ سال ہے۔ اور اپنے کام میں مستعد طبیعت متواضع اور انکسارانہ ہے۔ خود پیدا کردہ جائیداد دو عدد مکانات مالیتی چھ سات ہزار روپیہ کے ہیں۔ مگر ان میں سے ایک مکان تو انکی غیر احمدی بیوی کے نام ہے۔ اور وہ بیوی دو چھوٹے بچے بھی رکھتی ہے۔ مگر افسوس کہ وہ اپنی بدقسمتی سے اپنے اندر احمدیت سے للّٰہی بغض اور کینہ لئے ہوئے ہے۔ اور اپنے بداندیش مولویوں کے فتووں سے متاثر ہے۔ اور تقریبًا چار برس سے وہ اپنے غیظ و غضب میں مغضوب ہو کر الگ رہتی ہے چونکہ اس کی نافرمانیاں تجاوز کر چکی ہیں۔ اس لئے اس کو مطلقہ کیا جائیگا :۔

(ضرورتمند اصحاب مجھ سے خط و کتابت کریں)

المشتھر :۔ شیخ فضل حق احمدی ریلوے گارڈ (سکرٹری تبلیغ) گلی قطب شہر سہارنپور

رشتہ کی ضرورت ہے :۔ ایک معزز خاندان کی لڑکی کے رشتہ کے لئے ایک ایسے لڑکے کی ضرورت ہے۔ جو معقول روزگار رکھتا ہو۔ لڑکی تعلیمیافتہ اور تمام ضروری اوصاف سے متصف ہے۔ جملہ درخواستیں ع معرفت ایڈیٹر الفضل آنی چاہئیں :۔

نوٹس

ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ مورخہ ۵/۸/۳۵ کو ۴ ڈاؤن فرنٹیر میل کے ایک زنانہ انٹر کلاس کمرہ سے ٹرنک مقفل معمولہ ٹکڑہ ہائے نعش جو غالبًا کسی ہندو عورت کی تھی۔ برآمد ہوئی تھی۔ اس نعش کے متعلق تفتیش جاری ہے۔ اور اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل صاحب بہادر ریلوے پولیس پنجاب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ وہ نہایت مشکور ہوں گے۔ اگر وہ مستورات جنہوں نے ٹرین مذکورہ پر زنانہ کمرہ میں سفر کیا تھا۔ بذریعہ ڈاک دفتر ریلوے پولیس پنجاب لاہور میں اس امر کی اطلاع دیویں۔ یقینًا انکو کوئی کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوگی :۔

امیرالمومنین کا ارشاد

الفضل ۲۱ فروری ۱۹۳۳ء۔ ہومیو پیتھک طریق علاج کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کر دیا . . . . اس طریق علاج سے بہت سے امراض جو لاعلاج سمجھے جاتے تھے۔ قابل علاج ثابت ہو گئے۔ اور طبی علوم میں بہت ترقی ہوئی۔ آپ بھی ہومیو پیتھک علاج کریں۔ مجھ سے مشورہ لیں۔

ایم۔ ایچ احمدی چتوڑ گڑھ میواڑ

وصیتیں

نمبر ۳۸۵۴ :۔ منکہ عبد العزیز ولد رنگ علی صاحب قوم بٹ کشمیری پیشہ ٹیلر ماسٹر عمر ستر سال تاریخ بیعت ۱۸۹۳ء ساکن شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶/۹/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت ایک مکان واقع محلہ حکیم میر حسام الدین صاحب مرحوم مالیتی پانچ ہزار روپیہ ہے اس کے علاوہ میرا آبائی نصف مکان واقعہ محلہ چاؤڑیاں شہر وزیر آباد مالیتی ساڑھے سات سو روپیہ کا ہے۔ میں ان ہر دو مکانات کے چھٹے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

میری دوکان میں اور نقد میرے پاس اس وقت کل چودہ ہزار روپیہ ہے۔ جو کاروبار چلانے کے واسطے ہے۔ اس میں سے میں دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد مذکورہ بالا جائدا د غیر منقولہ کے علاوہ اگر کچھ اور بھی منقولہ و غیر منقولہ جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں انشاء اللہ کوشش کروں گا۔ کہ حصہ ہائے وصیت اپنی زندگی میں بہ اقساط ماہوار ادا کرتا رہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں پورے حصہ ہائے وصیت ادا نہ کر سکوں۔ تو جو کچھ باقی رہ جائے۔ اس کے وصول کرنے کا انجمن احمدیہ قادیان کو میری جائداد سے پورا حق حاصل ہوگا۔

العبد:۔ عبد العزیز ولد رنگ علی قوم بٹ کشمیری ساکن شہر سیالکوٹ محلہ حکیم میر حسام الدین صاحب مرحوم بقلم خود مورخہ ۲۴ جون ۱۹۳۵ء

گواہ شد۔ قاسم دین احمدی شہر سیالکوٹ کلرک دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ فضل احمد ولد نواب خان قوم جٹ باجوہ ساکن تلونڈی عنایت خان تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ حال وارد شہر سیالکوٹ بقلم خود

نمبر ۳۷۹۹ :۔ منکہ ماسٹر فقیر احمد ولد سندھے خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال ساکن سلیم پور ڈاک خانہ پٹی تحصیل و ضلع ہوشیار پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۴/۱/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے غیر منقولہ جائداد تخمیناً دو ہزار روپیہ کی ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مگر میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو ماہ بماہ ادا کرتا ہوں گا۔ بحق صدر انجمن احمدیہ اگر میں کوئی رقم ایسی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں تو اس کی رسید حاصل کرلوں گا۔ جو جائداد مذکورہ بالا سے منہا تصور ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے وقت کوئی جائداد اس سے زائد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ المرقوم

العبد:۔ فقیر احمد ماسٹر حکیم حاذق بقلم خود حال چھاؤنی جالندھر

گواہ شد:۔ محمد اقبال سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ انجمن احمدیہ چھاؤنی جالندھر

گواہ شد:۔ فضل الدین انسپکٹر تبلیغ تحصیل جالندھر بقلم خود

چند ایک مستعد نوجوانوں کی ضرورت

اخبار الفضل کی اشاعت کو زیادہ سے زیادہ ترقی دینے کے لئے بعض مستعد نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو تعلیم یافتہ مخلص محنتی اور دیانتدار ہوں۔ ایسے دوست اگر اپنے اپنے اضلاع میں ہی کام کرنا چاہیں تو موقعہ دیا جائے گا۔ پندرہ روپے ماہوار تنخواہ اور دس فی صدی کمیشن بطور معاوضہ دیا جائے گا۔ خواہش مند احباب جلد از جلد اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔ - مینجر

برہما ملٹری پولیس میں بھرتی

برہما ملٹری پولیس میں بھرتی کے لئے ایسے احمدی نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو صحت کے لحاظ سے تندرست اور قد آور ہوں۔ اگر کچھ تعلیم یافتہ ہوں۔ تو بہتر ہے۔ سپاہی کی ابتدائی تنخواہ چودہ روپیہ ہے ترقی اور انڈین کمیشن وغیرہ فوجی قواعد کے مطابق ہوگی درخواست کنندگان فوج میں بھرتی ہونے والی اقوام سے تعلق رکھنے والے ہوں۔ سال میں ایک ماہ کی رخصت ملا کرے گی۔ اور آنے جانے کا سرکاری پاس ہوگا۔ ایسی تمام درخواستیں دفتر ہذا میں بہت جلد پہنچ جانی چاہئیں

ناظر امور عامہ۔ قادیان۔

ضروری اعلان اگر کوئی صاحب مجھ سے خط و کتابت کرنا چاہیں۔ تو گھر کے پتہ پر نہ کریں۔ کیونکہ بندہ ملک جاوا کو چلا آیا ہے اب اس پتہ پر خط و کتابت کریں۔

H. Laza
Mohammad c/o M. Rahmat Ali
H.A.O.T. Ahmadiyya Qadian
Pasarbaroe Batavia. C.
(Java)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پیرس ۱۹ اگست۔ ایک سرکاری اعلان جس پر مسٹر لوال (فرانس) مسٹر انتھونی ایڈن (برطانیہ) اور بیرن الوئیس (اٹلی) کے دستخط ثبت ہیں۔ مظہر ہے۔ کہ سہ ملکی کانفرنس جو تنازعہ ایبی سینیا کا تصفیہ کرنے کی غرض سے بیٹھی تھی۔ ملتوی کر دی گئی ہے۔ کیونکہ اس کے ارکان یہ معلوم کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ کہ کس بناء پر بحث و تمحیص کی جائے۔ جس سے کہ تنازعہ مذکورہ کا تصفیہ ہو سکے۔ اٹلی کی اطلاعات بتاتی ہیں۔ کہ لیگ یا برطانیہ خواہ کچھ کرے اٹلی آئندہ اکتوبر میں ایبے سینیا پر ضرور حملہ کر دے گا۔

لنڈن ۱۹ اگست۔ اکتیس ملازمین جہاز کو برکن ہیڈ پولیس کورٹ سے دو دو ہفتہ کی قید بامشقت کی سزا دی گئی۔ کیونکہ انہوں نے ایک جہاز پر جو برکن ہیڈ سے کلکتہ کو روانہ ہونے والا تھا۔ کام کرنے سے انکار کر دیا۔

نئی دہلی ۱۹ اگست۔ بھائی پرمانند پریذیڈنٹ ہندو مہاسبھا ڈاکٹر جگدیش رائے اور مسٹر گنپت رائے آنریری سیکرٹری ہندو مہاسبھا کی معیت میں بھوانی پہنچے وہاں سے انہوں نے نواب صاحب ریاست لوہارو کے نام ملاقات کے لئے اور مصیبت زدہ علاقہ میں دورہ کرنے کی اجازت حاصل کرنے کے لئے تار بھیجا۔ جس کے جواب میں انہیں مندرجہ ذیل تار موصول ہوا۔ "ریاست لوہارو میں داخل ہونے کا خیال تک دل میں نہ لاؤ۔ ہم اشتعال اور فسادات کو پسند نہیں کرتے"

لنڈن ۱۹ اگست۔ ووڈ بار آئرلینڈ میں لورپول سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر دو جہازوں کا تصادم ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں ایک جہاز کے چھ آدمی ہلاک اور پانچ مجروح ہوئے۔

رنگون ۱۷ اگست۔ برما میں ماہ جولائی ۱۹۳۵ء میں طاعون سے ۷۴ اموات ہوئیں۔ ماہ جون میں ۷۳ تھیں۔

روم ۱۷ اگست۔ اطالوی شہزادہ فرانسسکو جو دفتر خارجہ کا سیکرٹری اول تھا۔ کل لٹوریو ہوائی مستقر میں ایک ہوائی جہاز کے گرنے سے فوت ہو گیا۔

لنڈن ۱۸ اگست۔ جب جدید پارلیمنٹری رجسٹر ۵ ووٹران ۱۵ اکتوبر کو تیار ہو گا۔ اس میں برطانیہ اور شمالی آئرلینڈ کے ووٹروں کی تعداد ۳ کروڑ دس لاکھ سے زائد ہو گی اور یہ تعداد تمام گذشتہ ریکارڈوں سے متجاوز ہے۔ عورت ووٹروں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہے۔

لنڈن ۱۹ اگست۔ ننگا پربت تک پہونچنے کے لئے ایک جدید جرمنی مہم اپریل ۱۹۳۶ء میں روانہ ہو گی۔ اس میں گذشتہ سال کی ننگا پربت مہم کے اراکین کے علاوہ ایک اور گروہ بھی شامل ہو گا۔

پشاور ۱۹ اگست۔ شہر پشاور میں ہیضہ کی وباء پھیل گئی ہے۔ ہفتہ رواں میں متعدد اموات ہوئیں۔

لکھنؤ ۱۸ اگست۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی مجلس استقبالیہ کے عہدیداروں کے انتخاب کے موقعہ پر شورش کے مناظر دیکھنے میں آئے۔ پنڈت جواہر لال نہرو صدر منتخب ہوئے۔ سیکرٹری شپ کے عہدہ کے لئے سخت مقابلہ ہوا۔ مسٹر موہن لال سکسینہ ایم۔ ایل۔ اے اور مسٹر سی۔ بی۔ گپتا امیدوار تھے۔ طرفین نے جبکہ آراء شماری ہو رہی تھی۔ اس قدر شور و غل مچایا اور تالیاں بجائیں۔ کہ انتخاب منسوخ قرار دیا جانا پڑا۔

ناگپور ۱۸ اگست دریائے واردھا میں ایک کشتی الٹ جانے سے سترہ اشخاص ڈوب گئے۔ ناگ پور امراوتی سڑک کے پل کے قریب ان کی لاشیں تیرتی ہوئی پائی گئیں۔

بمبئی ۱۹ اگست۔ یہ خبر کہ سابق شاہ امان اللہ خاں روم سے چلے گئے ہیں۔ غلط ہے۔ بمبئی میں آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ وہ ابھی روم میں ہی مقیم ہیں۔

بربرا (برطانوی سمالی لینڈ) ۱۹ اگست برطانوی سمالی لینڈ میں کوئی شخص گورنر کی اجازت کے بغیر داخل نہیں ہو سکتا۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر اٹلی اور حبشہ کے درمیان جنگ شروع ہو گئی۔ تو صوبہ حرار میں مقیم برطانی رعایا کے ہزارہا لوگوں کو برطانی علاقہ میں پناہ گزین ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ اور جو حرار میں رہیں گے۔ وہ برطانی قونصل کی کمپونڈ میں رہائش پذیر ہو جائیں گے۔

عدیس آبابا۔ ۱۹ اگست شہنشاہ حبشہ نے اپنی رعایا کو حکم دیا۔ کہ کل کا دن حبشہ کے تحفظ اور اس کی آزادی کے لئے دعا کرنے میں وقف کیا جائے۔ شہنشاہ اور ملکہ خود بھی فوجی اور سول افسروں سمیت ایک گرجا کی دعا میں شریک ہونگے۔

برلن ۱۹ اگست۔ ڈاکٹر شیشٹ پریذیڈنٹ جرمن بنک نے جرمنی کی مالی حیثیت کے متعلق اپنے ایک لیکچر میں لوگوں کو متنبہ کرتے ہوئے نازی انتہاپسندوں کی مذمت کی۔ کیونکہ وہ ملک کی اقتصادی بیماریوں کو خیالی اور وہمی علاجوں کے ذریعہ سے دور کرنا چاہتے ہیں۔ اس نے ان لوگوں کی بھی مذمت کی۔ جو ان بیماریوں کو چرچ اور یہودیوں کے خلاف فسادات برپا کر کے اور زیادہ خطرناک بنانا چاہتے ہیں۔

رنگون ۱۹ اگست۔ مونیوہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ سیلاب کی وجہ سے مونیوہ اور اٹین کے درمیان کئی بند ٹوٹ گئے ہیں۔ مونیوہ اور سونگون کے درمیان ریل کی آمد و رفت بند ہو گئی ہے۔ اور جہاز کے ذریعہ آمد و رفت بھی ناممکن ہے۔ اور بہت سے مقامات سے بھی سیلاب کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

امرتسر ۱۹ اگست۔ گذشتہ شب۔ احراریوں کا ایک جلسہ چوک لوہ گڑھ میں مولوی داؤد غزنوی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ داؤد غزنوی نے مسجد شہید گنج کے حادثات کے متعلق کہا۔ کہ گولی چلنے سے جو لوگ ہلاک ہوئے۔ ان کی ذمہ داری ان اشخاص پر ہے۔ جنہوں نے ان کو سول نافرمانی کرنے پر آمادہ کیا۔ ایک ریزولیوشن بھی پاس کیا گیا۔ جس میں ان تمام مسلمان انجمنوں کی جو مجلس احرار کے خلاف ہیں۔ مذمت کی گئی۔

شملہ ۱۹ اگست۔ وائسرائے کے کوئٹہ زلزلہ ریلیف فنڈ میں اس وقت تک ۱۷۶۷۴۵۴۳ روپے اور ۲۳ پونڈ پندرہ شلنگ جمع ہوئے ہیں۔

امرتسر۔ دیسی سونا ۳۵ روپے ۷ آنے دیسی چاندی ۴۶ روپے ۸ آنے گیہوں حاضر ۲ روپے ۲ آنے نخود حاضر ایک روپیہ پندرہ آنے ہے۔

کلکتہ ۱۹ اگست۔ آل انڈیا جرنلسٹ کانفرنس میں انڈین سٹیٹس پروٹیکشن ایکٹ بنگال کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ اور پریس ایمرجنسی ایکٹ کی تنسیخ کے ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ بنگال میں پریس افسر کے تقرر کو قابل اعتراض ٹھیرایا گیا۔ اور اخبارات پر سنسر بٹھائے جانے کے طریق کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

کراچی ۱۸ اگست۔ سندھ ہندو ایسوسی ایشن نے عدالت میں درخواست دے رکھی ہے۔ کہ سید محمد اسلم بیرسٹر ایٹ لاء کے خلاف عبد القیوم قاتل نتھو رام کے مقدمہ میں ایک لیکچر کی بناء پر مقدمہ چلایا جائے۔ ۱۳ اگست کو ہائی کورٹ میں درخواست پیش کی گئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ٹریبونل کی طرف سے رپورٹ پیش ہونے پر ہائی کورٹ کی پوری بنچ اس مقدمہ کی سماعت کرے گی۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ مسٹر مظہر علی اظہر اور مسٹر محمد یونس بار ایٹ لاء پٹنہ سید محمد اسلم کی طرف سے مقدمہ کی پیروی کرینگے۔

شملہ ۱۷ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ خان بہادر عبد العزیز صاحب کمشنر انبالہ ڈویژن یکم جنوری ۱۹۳۶ء سے ریٹائر ہو جائینگے اور ان کے جانشین کے متعلق عنقریب فیصلہ کر دیا جائیگا۔ مسٹر ایس پرتاپ ڈپٹی کمشنر لاہور کو چھ ہفتہ کی رخصت دیگئی ہے۔ اور ان کی جگہ مسٹر پوسٹن بحیثیت قائم مقام ڈپٹی کمشنر کام کرینگے۔ مسٹر بھاپر اور امین الدین ڈپٹی کمشنران اضلاع منٹگمری اور [illegible] رخصت پر جا رہے ہیں

(عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر:۔ غلام نبی